سوال

(551)دعاؤں کے پڑھنے میں مسنون انداز اختیار کرنا چاہیے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض دوست جب سفر پر یا عمرہ کے لیے جاتے ہیں تو روزانہ صبح شام کسی ایک یا بعض افراد کو صبح وشام کے مسنون اذکار پڑھنے کو کہتے ہیں باقی سب لوگ سنتے رہتے ہیں (خود نہیں پڑھتے) اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح شام کچھ خاص اذکار کے ساتھ اللہ کو یاد کرتے اور خاص دعائیں پڑھتے تھے۔ صحابہ کرام رضی نے وہ دعائیں سن کر یاد کرلیں وہ بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے انفرادی طور پر یہ اذکار اور دعائیں پڑھنے لگے۔ جہاں تک ہمیں علم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ایسا کوئی طریقہ مروی نہیں کہ وہ مل کر یہ دعائیں اور اذکار پڑھتے ہوں یا اکٹھے پڑھتے ہوں یا ایک پڑھتا ہو اور باقی خاموشی سے سنتے ہوں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے اور اس دعا کرنے کی کیفیت میں اور تمام شرعی امور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقے پر عمل کریں۔ بھلائی تمام تر ان ہی اتباع ہی میں ہے اور ہر قسم کا شر ان کی مخالفت میں۔ لہٰذا ذکر دعا کے لیے جمع ہونا یا سے ایک طریقہ اور عادت بنا لینا بدعت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

((مَنۡ أَحۡدَثَ فِی أَمۡرِنَا ہذا مَا لَيۡسَ مِنۡه فَهُوَ رَدٌّ))

''جس نے ہمارے دین میں وہ چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے۔''

((إِیَّاکُمۡ وَمُحۡدَثَاتِ الۡأُمُورِ فَإِنَّ کُلَّ مُحۡدَثَةٍ وَکُلَّ بِدۡعَةٍ ضَلَالَة))

''نئے ایجاد ہونے والے کاموں سے بچو، ہر نیا کام بدعت اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح اور شام کے وقت ان کلمات کو ترک نہیں فرماتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسۡأَلُکَ الۡعَافِیَةَ فِی دِینِی وَدُنۡیَایَ وَأَهۡلِی وَمَالِی، اَللّٰهُمَّ اسۡتُرۡ عَوۡرَاتِی وَآمِنۡ رَوۡعَاتِی وَاحۡفَظۡنِی مِنۡ بَیۡنِ یَدَیَّ وَمِنۡ خَلۡفِی وَعَنۡ یَمِینِی وَعَنۡ شِمَالِی وَمِنۡ فَوۡقِی وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِکَ أَنۡ أُغۡتَالَ مِنۡ تَحۡتِی))

''اے اللہ!میں تجھ سے دین ، دنیا اور اہل اور مال میں عافیت ک سوال کرتا ہوں ۔ اے اللہ! میری پردہ پوشی فرما اور پریشانیوں سے امن دے اور میرے حفاظت فرما میرے اگے ، پیچھے ، دائیں بائیں اور اوپر کی جانب سے اور تیری عظمت کی پناہ میں آتا ہوں اس بات سے کہ مجھے نیچے سے اچانک پکڑلیا جائے ۔ (یعنی زمین میں دھنس جانے سے تیری پناہ میں اتا ہوں) ۔''

یہ حدیث امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے روایت کی ہے اور امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب صبح ہوتی تو رسول اللہ ﷺ فرماتے :

((اللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ))

''اے اللہ ہم نے تیری توفیق سے صبح کی اور تیری توفیق سے شام کی اور تیرے حکم سے زندہ ہیں اور تیرے حکم سے مریں گے اور تیری طرف ہی اٹھ کر جانا ہے ۔''

شام کو یہی الفاظ فرماتے لیکن والیک النشور کی بجائے الیک المصیر (تیری ہی طرف واپسی ہے) فرماتے ۔ یہ حدیث ابوداؤد، نسائی ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ